بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 / نومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورة الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس ضمن میں اُن کی خدمت خلق اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کے بارے میں ملتا ہے کہ اسلام قبول کرنے سے قبل بھی حضرت ابو بکرؓ قریش کے بہترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ لوگوں کو جو بھی مشکلات پیش آتی تھیں لوگ اُن سے مدد لیا کرتے تھے۔ مکہ میں بڑی بڑی دعوتیں اور مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ دَور جاہلیت میں قریش کے ممتاز اور افضل ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ لوگ اپنے مسائل اور معاملات میں اُن سے رجوع کیا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ غریبوں اور مسکینوں پر بے حد مہربان تھے۔ سردیوں میں کمبل خرید کر محتاجوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ خلافت کے منصب پر متمکن ہونے سے پہلے آپؓ ایک لاوارث کنبے کی بکریوں کا دودھ دوہا کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی چھ ماہ تک حسب سابق یہ خدمت انجام دیتے رہے جب تک کہ آپؓ نے مدینہ میں رہائش اختیار نہ کرلی۔ حضرت عمرؓ مدینہ کے کنارے رہنے والی ایک بوڑھی اور نابینا عورت کا خیال رکھا کرتے تھے۔ آپؓ اُس کے لیے پانی لاتے اور اُس کے کام کاج کرتے۔ ایک مرتبہ جب آپؓ اُس کے گھر گئے تو معلوم ہوا کہ کوئی شخص آپؓ سے پہلے ہی اُس کے کام کر گیا ہے۔ اگلی دفعہ آپؓ اُس کے گھر جلدی گئے اور چھپ کر بیٹھ گئے تو دیکھا کہ یہ حضرت ابو بکرؓ ہیں جو اُس بڑھیا کے گھر آتے تھے اور اُس وقت حضرت ابو بکرؓ خلیفہ تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! یہ آپؓ ہی ہوسکتے تھے یعنی اس نیکی میں مجھ سے بڑھنے والے آپؓ ہی ہوسکتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بتایا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو لوگوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں کو لے جائے۔ حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس کو لے گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے مہمانوں کو جو کھانا پیش کیا وہ مہمانوں کے کھانا کھانے کے بعد بھی اتنا بچ رہا کہ پہلے سے بھی تین گنا زیادہ لگتا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ وہ کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر لے گئے اور وہاں بھی قابل ذکر لوگوں کی تعداد نے وہ کھانا کھایا۔ یہ برکت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کے کھانے میں ڈالی۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے بیٹے عبد الرحمٰنؓ بھی خلافت کے لائق تھے۔ لوگوں نے کہا کہ اُن کی طبیعت حضرت عمرؓ سے نرم ہے اور لیاقت بھی اُن سے کم نہیں۔ ان کو آپؓ کے بعد خلیفہ بننا چاہیے۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو ہی خلافت کے لیے منتخب کیا باوجود اس کے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی طبائع میں اختلاف تھا۔ پس حضرت ابو بکرؓ نے خلافت سے کوئی ذاتی فائدہ حاصل نہیں کیا بلکہ آپؓ خدمت خلق میں ہی بڑائی خیال کیا کرتے تھے۔ صوفیاء کی ایک روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے ایک غلام سے پوچھا کہ کون کون سے کام تیرا آقا کیا کرتا تھا تا کہ میں بھی وہ کام کروں۔ غلام نے بتایا کہ حضرت ابو بکرؓ روزانہ روٹی لے کر فلاں طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اس غلام کے ہمراہ اُس طرف کھانا لے کر چلے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک غار میں ایک اپاہج اندھا جس کے ہاتھ پاؤں نہ تھے بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اُس کے منہ میں ایک لقمہ ڈالا تو وہ رو پڑا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکرؓ پر رحم فرمائے وہ بھی کیا آدمی تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتا چلا کہ ابو بکرؓ فوت ہو گئے ہیں؟ اُس نے کہا کہ میرے منہ میں دانت نہیں ہیں اس لیے ابو بکرؓ لقمہ چبا کر میرے منہ میں ڈالا کرتے تھے۔ آج لقمہ سخت ہے اس لیے میں نے خیال کیا کہ میرے منہ میں لقمہ ڈالنے والا کوئی اور شخص ہے اور ابو بکرؓ کبھی ناغہ نہیں کیا کرتے تھے اب جو ناغہ ہوا تو یقیناً ابو بکرؓ اس دنیا میں نہیں ہے۔ پس وہ کونسی شئے ہے جو بادشاہت سے حضرت ابو بکرؓ نے حاصل کی ہے؟ ایک امتیاز تھا جو اُنہیں خدمت سے ملا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حق اللہ اور حق العباد دو ٹکڑے شریعت کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ کس قدر عمر خدمات میں گزارا۔ حضرت علیؓ کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی۔ حضرت ابو بکرؓ نے ایک بڑھیا کو حلوہ کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔ غور کرو کہ یہ کس قدر التزام تھا۔ جب حضرت ابو بکرؓ فوت ہو گئے تو اُس بڑھیا نے کہا کہ آج ابو بکرؓ فوت ہو گئے۔ پڑوسیوں نے

پوچھا کہ تجھے الہام ہوا ہے۔ اُس نے کہا نہیں بلکہ آج ابو بکرؓ حلوہ لے کر نہیں آیا اس واسطے معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو گیا۔ یعنی زندگی میں ممکن نہ تھا کہ کسی حالت میں بھی حلوہ نہ پہنچے۔ دیکھو کس قدر خدمت تھی ایسا ہی سب کو چاہیے کہ خدمت خلق کرے۔

حضرت ابو بکرؓ شجاعت اور بہادری کا مجسمہ تھے۔ بڑے بڑے خطرے کو اسلام کی خاطر یا نبی کریم ﷺ کے عشق کی بدولت خاطر میں نہ لاتے تھے۔ مکی زندگی میں جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ذات کے لیے تکلیف یا خطرہ کا کوئی موقع دیکھا تو آپؐ کی حفاظت کے لیے دیوار بن کر سامنے کھڑے ہو جاتے۔ شعب ابی طالب میں تین سال تک اسیری کا زمانہ آیا تو ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ وہیں موجود رہے۔ ہجرت کے دوران بھی حضور ﷺ کی صحبت و معیت کا اعزاز ملا حالانکہ جان کا خطرہ تھا۔ جتنی بھی جنگیں ہوئیں نہ صرف آپؓ اُن میں شامل ہوئے بلکہ حضور ﷺ کی حفاظت کے فرائض بھی سر انجام دیتے۔

حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے تو لوگوں نے کہا آپؓ ہیں لیکن حضرت علیؓ نے فرمایا کہ سب سے بہادر ابو بکرؓ ہیں کیونکہ جنگ بدر میں ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس تلوار سونتے کھڑے رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی مشرک پہنچنے سے پہلے آپؓ سے مقابلہ کرے گا۔ اسی طرح جنگ احد میں جب رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی افواہ پھیلی تو سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ ہجوم کو چیرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے پاس اس وقت صرف گیارہ اصحاب کرام موجود تھے جن میں سے حضرت ابو بکرؓ کا نام بھی آتا ہے۔ جنگ احد میں آنحضرت ﷺ کے پہرے میں گھاٹی پر موجود چند جانثاروں میں حضرت ابو بکرؓ بھی ایک تھے۔ جنگ خندق میں حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جان نچھاور کرنے کے لئے بیعت کرنے والوں میں تو آپؓ شامل تھے ہی لیکن صلح حدیبیہ میں بھی جب معاہدہ لکھا گیا تو جس ایمانی جرأت و استقلال و فراست و اطاعت و عشق رسول ﷺ کا نمونہ حضرت ابو بکرؓ نے پیش کیا حضرت عمرؓ اپنی بعد کی زندگی میں اس کو نہیں بھولے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کفار نے آنحضرت ﷺ کے گلے میں پٹکہ ڈال کر زور سے کھینچنا شروع کیا۔ حضرت ابو بکرؓ کو اس بات کا علم ہوا تو دوڑے ہوئے آئے اور کفار کو ہٹا کر فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں خدا کا خوف نہیں آتا کہ تم ایک شخص کو محض اس لیے مارتے پیٹتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا ربّ ہے۔ وہ تم سے کوئی جائیداد نہیں مانگتا تو پھر کیوں اُسے مارتے ہو۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنے زمانے میں سب سے بہادر حضرت ابو بکرؓ کو سمجھتے تھے کیونکہ دشمن جانتا تھا کہ اگر محمد ﷺ کو مار لیا تو اسلام ختم

ہو جائے گا اور ہم نے دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ ہمیشہ رسول کریم ﷺ کے پاس کھڑے ہوتے تھے تا کہ جو کوئی آپؐ پر حملہ کرے تو اُس کے سامنے اپنا سینہ کر دیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جس طرح جبرئیل بیت المقدس کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اسی طرح ہجرت میں ابو بکرؓ آپؐ کے ساتھ تھے جو گویا اسی طرح آپؐ کے تابع تھے جس طرح جبرئیل خدا تعالیٰ کے تابع کام کرتا ہے۔ جبرئیل کے معنی خدا تعالیٰ کے پہلوان کے ہوتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندے تھے اور دین کے لیے ایک نڈر پہلوان کی حیثیت رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ میرے دل میں بار بار یہ خواہش اُٹھتی ہے کہ میں لوگوں سے کہہ دوں کہ وہ میرے بعد ابو بکرؓ کو خلیفہ بنا دیں لیکن پھر رُک جاتا ہوں کیونکہ میرا دل جانتا ہے کہ میری وفات کے بعد خدا تعالیٰ اور اُس کے مومن بندے ابو بکرؓ کے سوا کسی اور کو خلیفہ نہیں بنائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت ابو بکرؓ نے اپنی زندگی میں جو کام کیا وہ انہی کا حصہ تھا کوئی اور شخص وہ کام نہیں کر سکتا تھا۔ گو آپؓ بیحد رقیق القلب انسان تھے لیکن رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد جب کچھ لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا قریباً سارا عرب مرتد ہو گیا اور ایسے نازک وقت میں حضرت عمرؓ سمیت دیگر صحابہؓ نے بھی یہی کہا کہ ان سے نرمی کی جائے۔ پہلے کافروں کو زیر کر لیں پھر اس کی اصلاح کر لیں گے لیکن ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ابن قحافہ کی کیا حیثیت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے دیئے ہوئے حکم کو بدلائے۔ میں تو ان سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک یہ لوگ پوری طرح زکوۃ نہ دیں۔ اس وقت صحابہ کو پتہ لگا کہ خدا کا بنایا ہوا خلیفہ کس قدر جرأت اور دلیری رکھتا ہے۔ آخر حضرت ابو بکرؓ نے ان کو زیر کیا اور ان سے زکوۃ لے کر چھوڑی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صحابہ کی حالت دیکھو کہ جب امتحان کا وقت آیا تو جو کچھ کسی کے پاس تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کمبل پہن کر آ گئے یعنی صرف ایک کمبل پہن لیا اور سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کی جزا بھی دے دی۔ غرض یہ ہے اصلی خوبی کہ خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لیے وہی مال کام آ سکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ باقی ذکر ان شاء اللہ آئندہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔